آیت سجدہ کا ترجمہ سننے سے سجدہ تلاوت کب لازم ہوتا ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ سننے سے سجدہ تلاوت واجب ہونے کے لئے سامع (سننے والے) کے لئے ترجمہ کا مفہوم سمجھنا شرط ہے یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آیتِ سجدہ کا ترجمہ سننے سے سجدہ تلاوت تب واجب ہوگا جب سننے والے کو معلوم ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہے اور وہ اس ترجمہ کا مفہوم بھی سمجھتا ہو، کیونکہ اگر سننے والے کو یہ علم ہی نہ ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہے، تو وہ معذور ہوگا، لہٰذا سجدہ تلاوت بھی واجب نہیں ہوگا، ورنہ اسے اس بات کا مکلّف بنانا لازم آئے گا، جس کا اس کو علم ہی نہیں ہے اور اگر سامع نے ترجمہ کا مفہوم نہ سمجھا، تو اس صورت میں وہ قرآنِ پاک کو سننے والا شمار نہیں ہوگا، لہٰذا سجدہ تلاوت بھی واجب نہیں ہوگا۔

بہارِ شریعت میں موجود مذکورہ مسئلہ کی تنقیح:

کلماتِ فقہاء کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مسئلہ فتاوی عالمگیری میں بیان ہوا ہے، وہ دراصل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قدیم قول ہے، حالانکہ فتاوٰی عالمگیری میں اسی مقام پر بعد میں صاحبین (امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ) کا قول بھی مذکور ہے، جو راجح، معتمد علیہ اور مفتٰی بہ ہے اور اسی قول کی طرف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا رجوع بھی منقول ہے۔ اسی بنا پر اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبین کے قول کو فتاوٰی رضویہ اور جد الممتار میں اختیار فرمایا اگرچہ بہارِ شریعت میں عالمگیری کا پہلا قول ہی نقل کیا گیا ہے، لیکن راجح وہی ہے جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

بالترتیب جزئیات:

آیتِ سجدہ کا ترجمہ سننے سے سجدہ تلاوت واجب ہونے یا نہ ہونے کے متعلق المبسوط للسرخسی میں ہے : ”لو قرأها رجل بالفارسية وسمعها قوم لا يفقهون الفارسية وهم في غير الصلاة فعليه وعليهم أن يسجدوها وهذا قياس قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى وذكر في الأمالي عن أبي يوسف رحمه الله تعالى قال إنما تجب السجدة ههنا على من يعلم أنه يقرأ آية السجدة ولا تجب على من لا يفهم ذلك وهو قول محمد رحمه الله تعالى“ **ترجمہ : اگر کسی نے فارسی زبان میں آیتِ سجدہ کا ترجمہ پڑھا اور اسے ایک قوم نے سنا ، حالانکہ وہ فارسی کو سمجھتے نہ ہوں اور وہ نماز کے علاوہ ہوں ، تو ترجمہ پڑھنے اور سننے والوں پر سجدہ تلاوت لازم ہوجائے گا ، یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کا قیاس ہے ، جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے "کتاب الامالی" میں ذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا : ایسے شخص پر سجدہ تلاوت اس صورت میں واجب ہوگا ، جب وہ جانتا ہو کہ آیتِ سجدہ پڑھی جا رہی ہے اور جس نے آیتِ سجدہ کا ترجمہ نہ سمجھا ، تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا اور یہی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ۔** (المبسوط للسرخسی ، جلد 02، صفحہ 133، مطبوعہ دار المعرفۃ)

علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1088ھ) لکھتے ہیں : ”والسماع شرط في حق غير التالي ولو بالفارسية إذا أخبر“ **ترجمہ : (سجدہ تلاوت واجب ہونے کے لئے) تلاوت کرنے والے کے علاوہ کے لئے آیتِ سجدہ کا سننا شرط ہے ، اگرچہ وہ فارسی زبان میں ہو ، جبکہ سامع کو (آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہونے) کے متعلق بتا دیا گیا ہو ۔**

(درمختار مع ردالمحتار ، کتاب الصلوۃ ، صفحہ 102، مطبوعہ دار الفکر ، بیروت)

مذکورہ بالا عبارت کے الفاظ (اذا اخبر) کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں : ”أي بأنها آية سجدة سواء فهمها أو لا وهذا عند الامام وعندهما إن علم السامع أنه يقرأ القرآن لزمته وإلا فلا، بحر- **وفي الفيض وبه يفتى وفي النهر عن السراج أن الامام رجع إلى قولهما وعليه الاعتماد-** والمراد من قوله: إن علم السامع أن يفهم معنى الآية كما في شرح المجمع حيث قال: وجبت عليه سواء فهم معنى الآية أو لا عنده، وقالا: إن فهمها وجبت وإلا فلا لأنه إذا فهم كان سامعا للقرآن من وجه دون وجه“ **ترجمہ : یعنی اسے بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ ہے ، خواہ اس نے مفہوم کو سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو ، یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے اور صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر سامع جانتا ہے کہ وہ قرآنِ پاک (سے آیتِ سجدہ کے ترجمہ) کی تلاوت کر رہا ہے ، تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا ، ورنہ نہیں ، اور "فیض" میں ہے کہ اسی (صاحبین کے قول) پر فتویٰ دیا جائے گا اور "نہر الفائق" میں "سراج" کے حوالے سے ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ**

اللہ علیہ نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کرلیا تھا اور اسی قول پر اعتماد ہے۔ اور مراد یہ ہے کہ سامع آیتِ سجدہ کا معنی سمجھ لے، جیسا کہ شرح المجمع میں فرمایا کہ سامع پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا، خواہ اس نے آیت کا معنی سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو اور یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے، جبکہ صاحبین رحمھما اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر سامع نے اس آیت کا ترجمہ سمجھ لیا، تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا، ورنہ نہیں، کیونکہ جب سامع نے آیت کا معنی جان لیا، تو وہ ایک اعتبار (معنیٰ کے اعتبار) سے قرآن پاک کو سننے والا ہوگیا اور ایک اعتبار (لفظ کے اعتبار) سے نہیں۔ (رد المحتار علی در مختار، جلد02، صفحہ 105، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

در مختار کی مذکورہ بالا عبارت کے الفاظ (اذا اخبر) کے تحت علامہ اَحمد طَحطاوی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں: ”اما اذا لم یخبر فھو معذور“ ترجمہ: بہر حال جب سامع کو خبر نہ دی گئی ہو، تو وہ معذور ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار جلد02، صفحہ 542، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان)

مراقی الفلاح کے الفاظ (**وتجب السجدة بسماع القراءة باللغة الفارسية إن فهمها على المعتمد**) کے تحت علامہ اَحمد طَحطاوی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں: ”أما قوله المرجوع إليه فهو كقولهما فلا تجب السجدة إلا بالفهم لأنها قرآن من وجه وهو المعنى دون وجه وهو النظم فإذا فهم كان سامعا للقرآن من وجه دون وجه فتجب احتياطا قوله: (إذا أخبر بأنها آية سجدة) أما إذا لم يخبر فلا تجب لأنه لا تكليف بدون علم أو دليله **ويفهم منه أنه على قولهما يشترط الفهم والاخبار معا**“ ترجمہ: بہر حال امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مرجوع الیہ قول اور یہی صاحبین علیہما الرحمۃ کا قول ہے کہ سجدہ تلاوت اسی صورت میں واجب ہوگا، جبکہ وہ اسے سمجھتا ہو، کیونکہ ترجمہ معنی کے اعتبار سے قرآن ہے اور الفاظ کے اعتبار سے قرآن نہیں ہے، لہٰذا جب سامع نے ترجمہ کو سمجھ لیا، تو وہ ایک اعتبار (معنی کے اعتبار) سے قرآن پاک کو سننے والا ہوگیا اور ایک اعتبار (لفظ کے اعتبار) سے نہیں، لہذا احتیاطاً اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا، (اور مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا قول: جب سامع کو خبر دے دی جائے کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہے)، لیکن جب اسے خبر نہ دی گئی، تو سامع پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا، کیونکہ علم یا اس کی دلیل کے بغیر اُسے کسی کام کا مکلف نہیں بنایا جاسکتا، **لہٰذا اس عبارت سے یہ سمجھا جائے گا کہ صاحبین علیہما الرحمۃ کے قول کے مطابق سامع کا (آیتِ سجدہ کے معنیٰ کو) سمجھنا اور (آیتِ سجدہ کے ترجمہ کو) جاننا دونوں (سجدہ تلاوت واجب ہونے کے لئے) ضروری ہیں۔** (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 485، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) جد الممتار علی رد المحتار میں لکھتے ہیں: "قوله اذا فهم کان سامعاً للقرآن من وجه (المعنی) دون وجه (اللفظ) فوجبت احتیاطاً بخلاف ما اذا لم یفهم فانه لم یسمع القرآن اصلاً" ترجمہ: مصنف علیہ الرحمۃ کا قول کہ جب سامع نے آیت کا معنی سمجھ لیا، تو وہ معنی کے اعتبار سے قرآن سننے والا ہوگیا، نہ کہ لفظ کے اعتبار سے، لہٰذا اس پر احتیاطاً سجدہ تلاوت واجب ہوگا، بر خلاف اس کے، جب سامع نے آیت کا ترجمہ نہ سمجھا، تو وہ قرآنِ پاک کو بالکل سننے والا نہ ہوا۔ (جد الممتار علی رد المحتار، جلد 03، صفحہ 556، 557، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) سے نظم کی صورت میں سوال ہوا کہ

عالمانِ شرع سے ہے اس طرح میرا سوال، دیں جواب اس کا برائے حق مجھے وہ خوشخصال،
گر کسی نے ترجمہ سجدہ آیت کی پڑھا، تب بھی سجدہ کرنا کیا اُس شخص پر واجب ہوا،

تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نظم کی صورت میں جواب ارشاد فرمایا:

ترجمہ بھی اصل یہاں ہے وجہ سجدہ بالیقیں فرق یہ ہے فہم معنیٰ اِس میں شرط اُس میں نہیں

آیت سجدہ سنی جانا کہ ہے سجدہ کی جا اب زباں سمجھے نہ سمجھے سجدہ واجب ہوگیا

ترجمہ میں اس زباں کا جاننا بھی چاہئے نظم و معنی دو ہیں ان میں ایک تو باقی رہے

تا کہ من وجہ تو صادق ہو سنا قرآن کو ورنہ اک موج ہوا تھی چھو گئی جو کان کو

ہے یہی مذہب بہ یفتٰی علیہ الاعتماد شامی از فیض و نہر واللہ اعلم بالرشاد

(فتاوی رضویہ، جلد 08، صفحہ 238، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

نوٹ: یونہی حاشیۃ الشرنبلالی علی درر الحکام شرح غرر الاحکام، الجوہرۃ النیرہ علی مختصر القدوری، نور الایضاح، منحۃ الخالق حاشیہ بحر الرائق، نہر الفائق شرح کنز الدقائق، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح وغیرہا کتب فقہیہ میں صاحبین علیہما الرحمۃ کے قول کو معتمد علیہ قرار دیا گیا ہے۔

بہارِ شریعت میں جو مسئلہ فتاوٰی عالمگیری کے حوالے سے بیان ہوا ہے، وہ دراصل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول قدیم ہے، حالانکہ فتاوٰی عالمگیری میں اسی مقام پر بعد میں صاحبین (امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ) کا قول بھی مذکور ہے،

جوراجح، معتمد علیہ اور مفتیٰ بہ ہے، جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "إذا قرأ آية السجدة بالفارسية فعليه وعلى من سمعها السجدة فهم السامع أولا إذا أخبر السامع أنه قرأ آية السجدة وعندهما إن كان السامع يعلم أنه يقرأ القرآن يلزمه وإلا فلا، كذا في الخلاصة" ترجمہ: جب کوئی شخص فارسی زبان میں آیتِ سجدہ پڑھے تو اس پر اور سننے والوں پر سجدہ تلاوت لازم ہو جائے گا، خواہ سننے والے نے اسے سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو، جبکہ پڑھنے والا سامع کو خبر دیدے کہ اس نے آیتِ سجدہ کی تلاوت کی ہے، جبکہ صاحبین علیہما الرحمہ کے نزدیک اگر سامع اس بات کو جانتا ہے کہ اس نے قرآن (سے آیتِ سجدہ کے ترجمہ) کی تلاوت کی ہے، تو اس پر سجدہ تلاوت لازم ہو گا ورنہ نہیں، جیسا کہ خلاصہ میں مذکور ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، جلد 01، صفحہ 133، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0026

تاریخ اجراء: 18 محرم الحرام 1447ھ/14 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net